Name of scholar : Md. Razaul Islam

Name of supervisor : Prof. Mohd Iqbal

Departmen : Persian

Jamia Millia Islamia

# Title:

"ABDUL GHAFOOR NASSAKH, AHWAL WA ASAR KA TEHQIQI WA TANQIDI JAYEZA'

## Abstrect

عبدالغفور نساخ احوال وآثار کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ

بنگال کی سرزمین ہر دور میں شعر وشاعری سے زرخیز رہی ہے۔ اسلام کی آمد سے پہلے وہاں کی مقامی زبانوں میں شعر کہنے کا چلن تھا۔ فارسی کی آمد کے بعد اس ذوق کو اور جلا ملی ۔ بنگال میں سلاطین اور نوابین کے عہد میں فارسی گو بے شمار شاعر پیدا ہوئے جن میں بہرام سقّہ، خادم بردوانی، مولانا عبدالرؤف وحید اور عبید اللہ عبیدی جیسے اہم شعراء کی شاعری کو پڑھ کر ایرانی شاعری کا گمان ہوتا ہے۔ انہیں میں سے نساخ اپنے عہد کا نمائندہ شاعر ہے۔ ان کی شاعری کا وصف یہ ہے کہ ان کے یہاں دل عاشق کی تڑپ اشعار کی صورت میں نہیں ڈھلتی تھی بلکہ شعر کہنے کے لئے شاعر نے خود عشق کیا۔ گرچہ محبوب مجازی کا تصور ہی ان کو رقابت اور قربت نیز ہجر ووصال کے تلخ تجربات سے دوچار کر دیا کرتا تھا۔ نساخ کی شاعری میں بھی پر زور تشبیہیں، استعارے، الفاظ کی تراکیب، شوکتِ الفاظ اور الفاظ کی بندش کا التزام واہتمام نظر آتا ہے۔ نت نئے انداز سے لفظوں کی بازیگری اور صناعی سے کام لیا ہے۔ ان کی شاعری میں بھی شعر کا خارجی حسن سنورا اور نکھرا نظر آتا ہے۔ نساخ کے تعلق سے

جو کچھ بھی ہم تک پہنچا ہے کوشش کی گئی ہے کہ پورے طور پر انصاف کے ساتھ پیش کیا جائے۔ یہ مقالہ پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔

باب اول میں انیسوی صدی کے بنگال کے سیاسی، سماجی اور ادبی حالات کے تعلق سے بحث کی گئی ہے۔ایسٹ انڈیا کمپنی جو ۱۶۰۰ میں قائم ہوئی تھی اس نے کب اور کیسے سیاسی قوت حاصل کر لی اور اس کے بعد بنگال کے نوابین پر کیا ستم ڈھائے اس کا جستہ جستہ بیان پہلے باب میں درج ہوا ہے۔

باب دوم میں عبدالغفور نساخ کے حالاتِ زندگی کے حوالے سے باتیں درج ہیں۔اس باب میں نساخ کی پیدائش،حسب ونسب، ان کی ابتدائی زندگی، تعلیم وتربیت،نساخ بحثیت ڈپٹی مجسٹریٹ،نساخ کی ازدواجی زندگی،اولادیں،ان کے عادات واطوار،شکل وصورت،لباس وپوشاک،ان کے عقائد وتوہمات اور آخیر میں ان کی وفات کے حوالے سے گفتگو کی گئی ہے۔

باب سوم میں نساخ کے ہم عصر فارسی شعرا کی شعری تخلیقات اور اس عہد کی شاعری کی نمایاں خصوصیات سے بحث کی گئی ہے۔

باب چہارم میں نساخ کی جملہ شاعری کا احاطہ اور کلام کا ناقدانہ تجزیہ کیا گیا ہے۔ان کی شاعری میں حمد، نعت،غزل، رباعی اور ان کے قطعات میں پائی جانے والی خصوصیات وفنی محاسن وعلائم پر بھر پور نظر ڈالی گئی ہے۔

باب پنجم میں نساخ کی دیگر تخلیقات پر روشنی ڈالی گئی ہے جن میں چشمۂ فیض،قند فارسی، گنجِ تواریخ، ارمغان،تذکرۃ المعاصرین،سخن شعراء، کنزالتواریخ اور خودنوشت سوانح حیات نساخ خاص اہمیت کی حامل ہیں۔